مولائی صلّ وسلّم دائماً ابداً — درسِ حدیث — علیٰ حبیبک خیر الخلق کلہم

حضرت اقدس پیرو مرشد مولانا سید حامد میاں صاحبؒ کے مجلس ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت اقدسؒ کے اِس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے۔ (آمین)

کوفہ اہلِ علم کا مرکز ۔ اچھے ہم نشین کی طلب

﴿ تخریج و تزئین : مولانا سیّد محمود میاں صاحب ﴾

(کیسٹ نمبر 49 سائیڈ A 12-07-1985)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّا بَعْدُ !

آقائے نامدار ﷺ نے اپنے بعد کچھ ہدایات دی ہیں، فرمایا: اِقْتَدُوْا بِالَّذَیْنِ مِنْ بَعْدِیْ مِنْ اَصْحَابِیْ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ جو میرے صحابہ میں میرے بعد دو رہیں گے یعنی ابوبکرؓ اور عمرؓ اِن کی پیروی کرتے رہنا۔ فرمایا کہ اِھْتَدُوْا بِھَدْیِ عَمَّارٍ[1] عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ اِن کی سیرت اختیار کرو۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے بہت تکالیف اُٹھائی تھیں۔ اُن کی والدہ کو شہید کر دیا گیا۔ یہ اُن لوگوں میں تھے جو بہت ضعیف سمجھے جاتے تھے، جنہیں تکلیف دینے پر کوئی حمایتی کھڑا نہیں ہوتا تھا، رسول اللہ ﷺ کو بہت محبوب تھے۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ یہ سر سے پاؤں تک ایمان سے بھرے ہوئے ہیں، اور ایک حدیث شریف میں آیا ہے کہ تمہیں باغی جماعت قتل کرے گی۔ تو اِن کی شہادت صفین میں ہوئی ہے۔ یہ کوفہ گئے ہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہے ہیں، بلکہ اِن کیلیے لوگوں کو لشکر میں آنے کے واسطے آمادہ کرتے رہے

---

[1] مشکوٰۃ شریف ج ۲ ص ۵۷۸

ہیں، جمع کرتے رہے ہیں۔ لِيَسْتَنْفِرَ استنفار کے لیے، یعنی لوگوں کو فوج میں بلانے کے لیے کہ آؤ، نفیرِ عام کہہ لیں، نفیرِ خاص کہہ لیں۔ وہاں حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ ملے، حضرت ابومسعود انصاریؓ ملے، اُن سے اُنہوں نے کہا کہ چلیں ادھر، پھر وہاں خطبہ دیا، تقریر کی۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ ساتھ تھے، اِن کو منبر پر بٹھا دیا خود اُن سے نیچے کھڑے ہوئے اور ارشادات فرمائے، دعوت دی تو حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا گیا اِهْتَدَوْا بِهَدْيِ عَمَّارٍ کہ عمارؓ کی سیرت اختیار کرو۔

حضرت عمارؓ کی شیطان سے حفاظت :

اِن کے بارے میں یہ بھی آیا ہے اَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الشَّيْطٰنِ اللہ نے اِن کو شیطان کے شر سے پناہ میں رکھ رکھا ہے۔ اِن پر اُس کا کوئی اثر نہیں چلے گا۔

صالح ہم نشین کی دُعاء کرنا :

ایک حدیث میں آتا ہے خیثمہ ابن ابی سبرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ میں آیا۔ وہاں میں نے دُعا کی کہ اللہ تعالیٰ میرے لیے نیک ترین رفاقت کا انتظام فرمادے، مجھے کسی صاحب سے جو بہت نیک ہوں ملادے، کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے میری دُعا قبول کی تو مجھے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملادیا ۲؎ کہتے ہیں میں اُن کے پاس بیٹھ گیا اور میں نے اُن سے کہا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے یہ دُعا کی تھی کہ اللہ تعالیٰ تو مجھے صالح ہم نشین عطا فرما۔ خیثمہ ابن ابی سبرۃؓ روایت کرتے ہیں کہ میرا یہ واقعہ اپنا ہے فَوُفِّقْتَ لِيْ تو میں نے یہ دُعا مانگی تھی اور خدا کی طرف سے ایسے اسباب ہوگئے کہ آپ مجھے میسر آگئے۔ ہوسکتا تھا کہیں باہر سفر پر گئے ہوئے ہوتے نہ ہوتے، کبھی کوئی ملتا ہے کبھی کوئی نہیں ملتا، یہ بھی ہوتا ہے۔ اور مسجد بھی ایک نہیں تھی، مساجد کئی تھیں مدینہ منورہ میں۔ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ہی ۹ رمسجدیں تھیں وہاں۔ نہ ملاقات ہوسکتی کسی ایسے شخص سے جس سے میرا دل بھی ملے اور جس سے میں مستفید ہوسکوں، حدیثیں سن سکوں۔

کوفہ سے طلب علم کے لیے مدینہ منورہ آمد :

تو میں نے جب یہ بات کہی، تو پوچھنے لگے وہ کہ مِنْ اَيْنَ اَنْتَ تم کہاں سے آئے ہو ؟ کہنے لگے میں

۲؎ مشکوٰۃ شریف ج ۲ ص ۵۷۸

کوفہ کا رہنے والا ہوں۔ جِئْتُ اَلْتَمِسُ الْخَيْرَ وَاَطْلُبُهٗ میں آیا اس لیے ہوں کہ میں طالب علم ہوں، بھلائی میں تلاش کروں اور طلب کروں اُسے، مراد "علم" ہے۔ علوم حاصل کروں، حدیثیں سنوں۔ یہ مدینہ منورہ ہے، رسول اللہ ﷺ کے رہنے کی جگہ رہا ہے یہ، تو میں اِس لیے آیا ہوں۔

کوفہ .... اہل علم کا مرکز :

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے اَلَيْسَ فِيْكُمْ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ مُّسْتَجَابُ الدَّعْوَةِ حضرت سعد ابن مالک بھی تو ہیں، ابو وقاص اِن کی کنیت ہے۔ تو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ہیں جن کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے دُعا کی تھی کہ اَللّٰهُمَّ اَجِبْ دَعْوَتَهٗ وَسَدِّدْ سَهْمَهٗ ان کی دُعا قبول فرما، اِن کا تیر سیدھا رکھ، یعنی نشانے پر لگے۔ تیر اِدھر اُدھر ہل جائے تو نشانہ خطا ہو جاتا ہے اور ایک جگہ آتا ہے کہ یہ بھی دُعا فرمائی آپ نے کہ اِذَا دَعَاكَ جب بھی یہ دُعا کریں تو اِن کی دُعا قبول فرما۔ تو سعد بن ابی وقاصؓ موجود ہیں، خود وہ عشرہ مبشرہ میں سے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کی رشتہ داری ہے، رشتہ میں وہ ماموں ہوتے ہیں، بلکہ ایک دفعہ ایسے ہوا کہ وہ تشریف لائے تو آقائے نامدار ﷺ نے فرمایا کہ دیکھو یہ میرے ماموں ہیں فَلْيُرِنِيْ اِمْرَأٌ خَالَهٗ کوئی آدمی اپنا ایسا ماموں دکھائے۔ تو والدہ کے رشتہ سے، رشتہ کے ماموں بنتے تھے یعنی سگے ماموں نہیں تھے۔ اگر رشتہ دیکھا جائے تو ماموں بنتے تھے۔ آقائے نامدار ﷺ کے بڑے مقرب اور اللہ کے یہاں اتنے محبوب کہ وہ عشرہ مبشرہ میں داخل ہو گئے۔ یعنی اُن حضرات میں جن کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے یقین دلایا ہے کہ یہ جنتی ہیں اُن میں سے ایک ہیں وہ۔

تو اصل میں تو کوفہ بہت بڑا مرکز بن چکا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں۔ اور یہ بات غالبًا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور کی ہے۔ کیونکہ اِس میں جو اور نام آ رہے ہیں اُن کی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت سے پہلے وفات ہو چکی تھی تو معلوم ہوتا ہے اُس وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا زمانہ تھا لیکن اُس زمانے میں بھی کوفہ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چونکہ بہت بڑی چھاؤنی بنا دیا تھا، بہت بڑے علاقے جیسے آزر بائیجان وغیرہ کے لیے، تو اُس میں صحابہ کرام ؓ بھی تھے جو سردار تھے اور تابعینؒ تو بہت تھے۔ جو صحابہ کرامؓ کے ساتھ رہ لے وہ تابعی ہے، تو وہ تو سب ہی تھے تابعینؒ۔ تو صحابہ کرامؓ اور اُن کی اولاد جنہوں نے عراق فتح کیا اُن کے لیے آپ نے فرمایا کہ تم ایسی آب و ہوا کی جگہ چن لو، جو یہاں کی آب و ہوا کے قریب قریب ہو۔ تو اُنہوں نے اس علاقہ کو چنا

ہے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کوفہ کے لیے تَخطِیطْ کردی تھی الاٹمنٹ کردی تھی کہ یہ یہ پلاٹ ہیں اس طرح سے۔تو یہ ایک بہت بڑا مرکز بن گیا، اب اس میں مجاہدین اور اُن کے سردار رہتے تھے، اُن کی اولاد، خاندان رہتا تھا۔ان کے ساتھ غلام بھی رہتے تھے۔غلاموں میں ہر طرح کے تھے، یہ ایرانی بھی تھے فسادی بھی تھے۔تو اُس دَور میں بھی ضرورت پڑی اِس چیز کی کہ کوئی بہت بڑا عالم آئے یہاں پر جو پڑھائے کہیں یہ نہ ہو کہ جو اگلی نسلیں ہیں یہ علم سے ناواقف رہ جائیں۔

حضرت ابن مسعودؓ کی کوفہ میں آمد :

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو وہاں بھیج دیا اور یہ لکھا اُنہیں **اٰثَرْتُکُمْ بِعَبْدِ اللّٰہِ عَلٰی نَفْسِیْ** میں نے عبداللہ بن مسعود ؓ کو تمہارے پاس بھیج کر اپنے اُوپر تمہیں ترجیح دی ہے۔یعنی میں بھیجنا نہیں چاہتا تھا، میں چاہتا تھا میرے پاس رہیں مسائل کے حل کے لیے گویا۔لیکن یہ کہ تمہاری اہمیت بھی سامنے ہے تو اس لیے میں عبداللہ ابن مسعود ؓ کو بھیج رہا ہوں جو بہت بڑے آدمی ہیں علمی اعتبار سے۔تو یہ (ابو ہریرہؓ) کہتے ہیں کہ وہاں وہ بھی تو ہیں، حضرت سعد ابن مالک ؓ جو مستجاب الدعا ہیں۔

نبی علیہ السلام کے خاص خادم .... ابن مسعودؓ :

ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت قریب رہے ہیں۔بہت خدمت کی ہے، اتنی خدمت اور وہ خدمت کی ہے جس میں آدمی غفلت کر ہی نہیں سکتا۔اگر کوئی آدمی کسی بزرگ کے جوتے اُٹھالے اور پھر جوتے اُٹھا کر کہیں رکھے یا جوتے لے کر غائب ہی ہو جائے کہ ابھی آتا ہوں میں۔اور اِس دوران اُس بزرگ کو جوتے پہننے کی ضرورت پڑ جائے تو اُسے بڑی تکلیف ہوگی اور بجائے اس کے کہ راحت پہنچے اُسے گویا کوفت ہوگی اور تکلیف ہوگی۔اِس سے تو بہتر تھا کہ یہیں پڑے رہنے دیتا نہ اُٹھاتا۔وہ خود اپنے جوتے اُٹھالیتا۔

اسی طرح سے کوئی پتا نہیں ہوتا کہ پانی کی کب ضرورت پڑ جائے، کب جی چاہ جائے، وضو کی ضرورت پڑ جائے، پینے کے پانی کی ضرورت پڑ جائے۔تو اب حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ اتنے حاضر باش تھے کہ **صَاحِبُ طَھُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ نَعْلَیْہِ** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتے مبارک اِن کے پاس رہتے تھے اور پانی پاس رہتا تھا، پینے کی ضرورت ہو تو وضو کی ضرورت ہو تو پیش کرتے تھے پانی۔اور

ایک حدیث میں آتا ہے وَوِسَادَةٍ تکیہ بھی رکھتے تھے۔ممکن ہے کہیں ضرورت ہو استراحت کی تو لیٹ سکیں یا ٹیک لگانے کی ضرورت ہو تو ٹیک لگا سکیں۔یہ کام وہ ہیں جو بڑا سمجھدار اور بہت حاضر رہنے والا آدمی کر سکتا ہے،اگر حاضر نہ رہے گا تو بجائے باعثِ راحت بننے کے باعثِ تکلیف ہوگا۔پھر وہ کہنے لگے تمہارے پاس کوفہ میں حذیفہ ابن یمان رضی اللہ عنہ ہیں۔

حضرت حذیفہؓ کوفہ میں :

اب حضرت حذیفہؓ جو تھے اُن سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عجیب قسم کا نرالہ تعلق تھا۔وہ یہ کہ حضرت حذیفہؓ جو باتیں پوچھتے تھے اُن میں ایسی باتیں بھی ہوتی تھیں کہ جو راز میں رکھی جائیں،نہ بتائی جائیں کسی کو،ظاہر ہی نہ کی جائیں۔مثال کے طور پر آگے پیش آنے والے واقعات میں جو کوئی خرابی کی چیز پیش آنے والی ہے۔حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں میں وہ پوچھا کرتا تھا کہ یہ کیا ہے؟ یہ کیا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ مجھے بتا دیتے تھے۔اور سب جانتے تھے کہ یہ یہ پوچھتے ہیں اور رسول اللہ ﷺ اِن ہی کو بتاتے ہیں اور یہ آگے کسی کو نہیں بتاتے۔تو جو اپنے ہی پاس تک بات رکھے اور آگے نہ بتائے تو وہ تو کہلاتا ہے راز دار،محفوظ رکھنے والا راز کو،تو اِن کو کہتے تھے وہ کہ ''صاحبِ سِرِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم'' یہ ﷺ کے اسرار جانتے ہیں۔خفیہ باتیں جو آپ نے اِن کو بتا رکھی تھیں۔تو تمہارے پاس حذیفہ ابن یمانؓ بھی ہیں کوفہ میں جو ''صاحبِ سِرِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

حضرت عمارؓ کوفہ میں :

اور تمہارے پاس عمار بن یاسرؓ بھی ہیں،وہ بھی جہادوں میں شرکت کرتے رہے ہیں،بعد میں مجاہد رہے ہیں آخر حیات تک حتّٰی کہ میدان ہی میں شہادت بھی ہوئی ہے،اور ۹۰ سال سے زیادہ عمر تھی،صحت اچھی تھی اللہ کی طرف سے۔تو وَعَمَّارُ الَّذِیْ اَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الشَّیْطَانِ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تمہارے پاس حضرت عمار بن یاسرؓ بھی ہیں جن کو جناب رسول اللہ ﷺ کی زبانی ہمیں بتلایا ہے اللہ نے کہ اُن کو شیطان سے بچالیا ہے،شیطان کا کوئی حربہ اُن پر نہیں چلتا۔

حضرت سلمان فارسیؓ کوفہ میں :

اور پھر کہنے لگے کہ سلمانؓ بھی تمہارے ہی پاس ہیں یعنی کوفہ میں۔ صاحب الکتابین یعنی انجیل

والقرآن یہ دوطرح کے علوم جانتے ہیں۔انہوں نے انجیل بھی پڑھی ہے،انہوں نے قرآن پاک بھی پڑھا ہے۔ سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو بڑی عمر کے تھے اور وہ پڑھتے رہے ہیں، دین کی طلب پہلے سے ذہن میں سمائی ہوئی تھی، اُس طلب میں نکلتے رہے، سفر کرتے رہے حتّٰی کہ ایک جگہ کچھ عربوں نے اغوا کرلیا جیسے یہ علاقے ہیں آزاد علاقے اِن میں کسی آدمی کو پکڑ لیا جائے اور بیچ دیا جائے تو یہ تو مسلمان تھے۔وہ کفر کا زمانہ تھا، جس کا جہاں بس چلتا تھا بیچ دیتا تھا۔ بہت زیادہ کرتے تھے وہ یہ حرکت، تو اِدھر پکڑا، پکڑ کر بیچ دیا، غلام بنالیا، پھر دس سے زیادہ مالکوں کے ہاتھوں بکتے بکتے یہ مدینہ منورہ پہنچے۔

یہ وہ دَور تھا جب جناب رسول اللہ ﷺ ہجرت کر کے تشریف لائے تھے۔ پھر آپ نے اُن کو آزاد کرایا۔ تو جناب رسول اللہ ﷺ اِن کو وقعت دیتے تھے، وزن دیتے تھے، ان سے رائے لیتے تھے۔غزوۂ خندق جو ہوا ہے، خندق جو کھودی گئی ہے اور اِس طرز پر جو لڑائی لڑی گئی ہے، یہ نیا طرز تھا عرب میں، اِس کا رواج نہیں تھا۔ یہ اُنہوں نے اپنے یہاں کے دور کی بات بتائی، عمر بھی کافی تھی، جب مسلمان ہوئے ہیں تو کم از کم ڈھائی سو سال عمر تھی، اللہ تعالیٰ نے انہیں عمر بھی دی تھی، وہ بھی کوفہ ہی میں رہتے تھے۔ تو یہ (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ کوفہ میں ایسے بڑے بڑے لوگ موجود ہیں تو تم کو طلب علم کے لیے اِدھر آنے کی ضرورت نہیں تھی، وہاں خود بہت بڑے بڑے لوگ موجود ہیں۔

آقائے نامدار ﷺ نے جو حدیث میں نے شروع کی تھی اِس میں فرمایا ہے کہ اِھْتَدُوْا بِھَدْیِ عَمَّارٍ عمار بن یاسرؓ کی جو سیرت ہے پاک باطنی ہے اُس کی تم پیروی کرو وَتَمَسَّکُوْا بِعَھْدِ اِمِّ عَبْدٍ اور جو ابن اُم عبد یعنی عبداللہ ابن مسعودؓ جو نصیحت کریں اُس نصیحت کو تم مضبوطی سے پکڑو، اُس پر قائم رہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو آخرت میں اُن کا ساتھ نصیب فرمائے۔ آمین۔ اختتامی دعا...............